نام کتاب .... اَلْعَقَائِدُ الْمَاتُرِیْدِیَّۃُ فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسَفِیَّۃِ
(المعروف) شرح عقائد نسفی

مؤلف .... امام نجم الدین ابو حفص عمر بن محمد نسفی رَحِمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ

مترجم وشارح .... علامہ ابو عاصم غلام حسین ماتریدی مدّ ظلّہ

کمپوزنگ .... محمد سعید احمد قادری سَلَّمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ (فیصل آباد)

تخریج ونظر ثانی .... مولانا محمد ریاض احمد سعیدی

باہتمام .... قاری غلام مصطفیٰ صاحب سَلَّمَہُ اللّٰہُ تعالیٰ

سال طباعت دوم .... جنوری 2009

سال طباعت سوم .... جون 2015

صفحات 472

قیمت ....

ملنے کے پتے

اہل السنہ پبلی کیشنز ...... شاندار بیکری والی گلی، منگلہ روڈ، دینہ، جہلم

مکتبۃ المصطفیٰ .... 8 کاسل سٹریٹ (BB9 5HN) برائر فیلڈ، لنکا شائر۔ انگلینڈ

مکتبہ اسلامیہ .... مصطفیٰ منزل، ۸۵ بی بلاک کشمیر کالونی، جہلم۔ پاکستان

مولانا شہباز احمد .... جامعۃ النور آسٹن، انڈر لائن، مانچسٹر، برطانیہ

احمد بک کارپوریشن راولپنڈی 051-5558320

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا اور مرنے کے بعد قبر میں ہر مردہ سے دوسرا سوال دین کے متعلق ہوتا ہے کہ مَـا دِیۡنُكَ تیرا دین کیا ہے؟ تو مسلمان اللہ تعالیٰ کی مدد سے جواباً کہتا ہے۔ دِیۡنِیَ الۡاِسۡلَامُ میرا دین اسلام ہے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتۡنَا عَلَى الۡاِسۡلَامِ وَ اَمِتۡنَا عَلَى الۡاِيۡمَانِ.

خیال رہے کہ ہر اصولی مذہب کو دین کہا جاتا ہے خواہ سچا ہو یا جھوٹا مگر اسلام سچے دین کو کہا جائے گا۔ یہ بھی خیال رہے کہ اصول عقائد کو دین کہا جاتا ہے اور فروعی مسائل کو مذہب۔ لہٰذا ہم میں اور شافعیوں میں دینی اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہے۔ مگر ہم میں اور عیسائیوں یہودیوں میں دینی اختلاف ہے اسی لئے یہاں دین ارشاد ہوا نہ کہ مذہب۔

(تفسیر نعیمی ۳:۳۰۳)

اور اصول عقائد سے مراد توحید باری تعالیٰ رسالت اور آخرت پر ایمان لانا ہے

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو ہر پہلو پر راہنمائی کرتا ہے کیونکہ یہ ایک عالمگیر نظام ہے جس کی جامعیت کو ان چار عنوانات کی روشنی میں سمجھ لینا چاہیے۔

(1) عقائد و ایمانیات (2) عبادات و اعمال

(3) معاملات و معاشرت (4) اخلاقیات و سیاسیات

الترمذی، ابواب الدعوات، باب ما یقول اذا فرغ من الطعام ۵۷:۳۶۸۶

ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب ما یقال اذا فرغ من الطعام :۳۲۸۳

ابو داود، کتاب الاطعمه، باب ما یقول الرجل اذا طعم :۳۸۵۰

المشکوٰة، کتاب الاطعمه الفصل الثانی ۳۶۵

عمل الیوم واللیلة للنسائی، باب ما یقول اذا شرب اللبن، حدیث :۲۹۲-۲۹۱-۲۹۰

گویا ان چار عنوانات کے مجموعہ کا نام اسلام ہے۔ اور سب سے اوّل درجہ عقائد کا ہے۔ عقائد، عقیدۃ کی جمع ہے اور دل میں جمائے ہوئے یقین اور اعتقاد کو عقیدہ کہتے ہیں اور لفظ عقیدہ عَقْد سے مشتق ہے عَقْد کا معنیٰ باندھنا اور گرہ لگانا ہوتا ہے۔ چند بنیادی حقائق کے بارے میں یقین اور تصدیق قلبی کو پختہ کرنا اور خیالات کو مضبوط بنانا جس طرح گرہ باندھی جاتی ہے اسی کا نام عقیدہ اور ایمان ہے۔ عقیدہ کی جمع عقائد آتی ہے تو عقائد اسلامیہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء پر پختہ ایمان لائے اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور اس کی تقدیر کی اچھائی و برائی پر ایمان لائے اور ان کے علاوہ دیگر ان امور پر ایمان لائے جن کا ذکر نصوص میں آیا ہے جو امور غیبیہ اور اصول دین سے ہیں جیسے ارکان ایمان اور ارکان اسلام ہیں۔

عقائد اسلامی کے مسائل کو فقہ اکبر بھی کہتے ہیں اور اس کے مقابل فقہ کے مسائل و احکام اجتہادیہ کو فقہ اصغر۔ ایمان تمام اُمورِ اعتقادیہ کو شامل ہے چونکہ اسلام افراط وتفریط سے پاک ہے اسی طرح عقائد اسلامیہ میں بھی افراط (زیادتی) وتفریط (کمی) نہیں پائی جاتی کیونکہ اہل سنت وجماعت کے عقائد اعتدال پر ہیں۔

اس لئے صاحب نور الانوار، ملاجیون رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں:

فَاِنَّهَا مُتَوَسِّطَةٌ بَيْنَ الْجَبْرِ وَالْقَدْرِ وَ بَيْنَ الرَّفْضِ وَالْخُرُوْجِ وَ بَيْنَ التَّشْبِيْهِ وَالتَّعْطِيْلِ الَّذِیْ فِیْ غَيْرِهَا وَ عَلٰى طَرِيْقِ سُلُوْكٍ جَامِعٍ بَيْنَ الْمَحَبَّةِ وَالْعَقْلِ فَلَا يَكُوْنُ عِشْقًا مَحْضًا مُفْضِيًا اِلَى الْجَذْبِ وَ لَا عَقْلًا صَرْفًا مُوْصِلًا اِلَى الْاِلْحَادِ وَالْفَلْسَفَةِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُ. (نور الانوار ٦-٥)

کہ بے شک وہ عقائد جبریہ اور قدریہ، رافضیہ اور خارجیہ اور تشبیہ اور تعطیل کے

درمیان ہیں جو ان کے سواء ہیں اور اسی طرح عقائد اہل سنت محبت اور عقل کے درمیان جامع ہیں نہ کہ محض عشق ہی جو جذب کی کیفیت تک پہنچادے اور نہ صرف عقل پر اس کی بنیاد ہو جو کفر تک پہنچادے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتے ہیں۔

کیونکہ عقائد اہل سنت کے سواء دیگر عقائد باطلہ والے افراط وتفریط کا شکار ہیں عقائد اسلامیہ کو علم عقائد اور کلام کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ علم تمام علوم کا سردار اور ان کی اصل ہے اور علم کلام ایک ایسا علم ہے جس کے حاصل کرنے سے انسان اپنے عقائد دینیہ کو ثابت کر کے ان کے دلائل اور مخالفین کے اعتراض کے جواب پر قادر ہو جاتا ہے۔ اور موضوع اس کا معلوم ہے اس حیثیت سے کہ اس کے ساتھ عقائد دینیہ کا اثبات متعلق ہو خواہ تعلق قریب ہو خواہ بعید ہو۔

سوال: نبی ﷺ اور صحابہ ؓ کے زمانہ میں یہ علم تدوین نہ ہوئے تھے۔ پھر کیونکر دینی علوم ہو گئے؟

جواب: اس وقتِ خیر میں کہ جس کی نسبت نبی ﷺ نے یوں فرمایا ہے:

خَيْرُكُمْ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ .(١)

اچھا دور میرا ہے پھر ان لوگوں کا دور کہ اس کے بعد ہے پھر وہ جو اس کے بعد ہے۔

ان علوم کی تدوین اور ترتیب کی احتیاج نہ تھی کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ کی برکت صحبت سے ان لوگوں کے ذہن صاف اور طبیعتیں پاک تھیں کج طبع اور اہل فساد بھی کم تھے۔ پھر جب اس زمانہ کے بعد طرح طرح کے واقعات پیش آئے۔ علماء نے انہیں (احکام کو مجملاً قرآن اور حدیث میں مذکور تھے) مرتب اور مدلل کر کے باب اور فصول وار حسب احتیاج ان کے

(١) البخاری ، کتاب الشهادات ، باب لا يشهد على شهادة جور اذا اشهد ، ٢٦٥١